سوال

(111)اقامت کے باوجود اپنی نماز جاری رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب موذن ، فرض نماز کے لیے اقامت کہتا ہے تو کچھ نمازی اپنی نماز جاری رکھتے ہیں اور اسے مختصر کر کے جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں ، کیا ایسا کرنا جائز ہے ، قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب موذن، فرض نماز کے لیے اقامت شروع کر دے تو پھر کسی کے لیے کوئی دوسری نماز الگ طور پر پڑھنے کی اجازت نہیں، بلکہ اسے اپنی نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے : ''جب نماز کی اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی ۔''[1]

ایک روایت میں ہے : ''پھر کوئی نماز نہیں ہوتی سوائے اس نماز کے جس کی اقامت کہی گئی ہو۔''[2]

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ فرض نماز کی اقامت سن کر دوسری کوئی نماز نہ شروع کی جائے بلکہ اگر کوئی نماز میں مشغول ہو تو اسے توڑ کر اُس نماز میں شامل ہو جائے جس کی اقامت کہی گئی ہے ۔ نمازی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے مختصر کر کے جلدی جلدی ادا کرے بلکہ اسے چاہیے کہ اقامت کے ہوتے ہی سنت یا نفل کو ختم کر کے جماعت میں شامل ہو جائے اور اپنی سنتیں بعد میں ادا کرے ۔ کیونکہ اقامت کے بعد پڑھی جانے والی نماز کا وجود شرعی طور پر منفی ہے جیسا کہ حدیث میں اس امر کی صراحت ہے ، اس سلسلہ میں امام نووی رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں :

''اقامت کے بعد نفل نماز کو چھوڑ کر امام کے ساتھ شامل ہونے میں یہ حکمت ہے کہ انسان شروع ہی سے فرض نماز کے لیے فارغ ہو کر امام کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے ، فرض نماز کی محافظت ، نفل نماز میں مشغول ہونے سے بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے ساتھ اختلاف کرنے سے منع فرمایا ہے ۔

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اسے تکبیر تحریمہ حاصل ہو جاتی ہے اور امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ میں شامل ہونے سے اس کا مخصوص اجر و ثواب ملتا ہے ۔''[3]

بہر حال اقامت کے شروع ہوتے ہی اپنی نماز کو ختم کر کے جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے ، اپنی جاری کردہ نماز کو مختصر کر کے جلدی جلدی مکمل کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ۔ (واللہ اعلم)

[1]مسلم، صلاۃ المسافرین: ۱۰۱۔

[2]مسند امام احمد، ص ۳۵۲،ج ۲۔

[3]شرح نووی، ص ۳۱۵،ج ۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:133

محدث فتویٰ